42458 ـ فضائی چینل گھر میں داخل کرنے کا حکم

سوال

گھر میں ڈش لگانے کے متعلق میرے اور بیوی کے مابین اختلاف پیدا ہو گیا ہے کیونکہ وہ فضائی چینل کا مشاہدہ کرنا چاہتی ہے، اور مجھے خدشہ ہے کہ کہیں یہ حرام نہ، اس لیے آپ کی رائے کیا ہے ؟

پسندیدہ جواب

الحمد للہ.

جو شخص سنتا، یا پڑھتا، یا دیکھتا ہے کہ ان فضائی چینلوں میں آج کل کیا پیش کیا جا رہا ہے، اسے گھر میں ڈش لگانے کی حرمت کے متعلق کوئی تردد اور شک نہیں رہتا، کیونکہ ڈش کا دین اور اخلاق پر بہت برا اثر پڑتا ہے، اور خاص کر جب گھر میں بچے ہوں، اور دینی عمل اور اللہ تعالی کے تقوی کی کمی ہو.

اس کے عوض میں اسلامی چینل مثلا المجد گھر میں لگانا ممکن ہے، لیکن دوسرے بےہودہ قسم کے چینلوں کا حکم واضح ہے، یہ کسی پر بھی مخفی نہیں، اور نہ ہی کوئی اخفاء ہے.

شیخ ابن عثیمین رحمہ اللہ نے ایك خطبہ جمعہ دیتے ہوئے اس ڈش کے متعلق بہت سختی سے اجتناب کرنے کا کہا، شیخ رحمہ اللہ کا کہنا تھا:

" ہم دو جمعہ قبل اس ڈش کے متعلق بات کی تھی، اور انسان کی زندگی اور اس کی موت کے بعد انسان کو اس سے کیا خطرات لاحق ہو سکتے وہ بھی بیان کیے تھے، تو بہت سارے لوگوں نے اس پر تعجب کیا کہ اس کی اتنی سخت وعید کیسے ہو سکتی ہے.

لیکن ہم یہاں کچھ سوال پوچھنا چاہینگے جن کے جوابات سے ا سکا حکم واضح ہو جائیگا.

ہم نبی کر یم صلی اللہ علیہ وسلم کے درج ذیل فرمان کے متعلق پوچھتے ہیں:

" اللہ تعالی نے جس بندے کو بھی کسی رعایا کا نگران بنایا، اور وہ اپنی رعایا کی خیانت کرتا ہوا مرا تو اللہ تعالی اس پر جنت حرام کر دیتا ہے "

کیا یہ حدیث صحیح ہے ؟

جی ہاں، یہ حدیث صحیح ہے، اور صحیح بخاری اور صحیح مسلم وغیرہ میں موجود ہے.

دوم:

کیا انسان اپنے اہل و عیال کا نگران ہے ؟

جواب:

جی ہاں، وہ اپنے اہل و عیال کا نگران ہے، کیونکہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان ہے:

" مرد اپنے اہل و عیال کا نگران ہے، اور وہ اپنی رعایا کے بارہ میں جوابدہ ہے "

اور اسی طرح اللہ تعالی کے درج ذیل فرمان سے بھی یہی ثابت ہوتا ہے:

فرمان باری تعالی ہے:

اے ایمان والو اپنے آپ اور اپنے اہل و عیال کو جہنم کی آگ سے بچاؤ جس کا ایندھن لوگ اور پتھر ہیں .

تیسرا سوال:

کیا جو شخص اپنے گھر ڈش لگاتا ہے، اور اسمیں جو حرام اور برائیاں ہیں، اور غیر اخلاقی حرکات ہیں وہ دیکھتا ہے، کیا یہ شخص اپنی رعایا کی خیانت کر رہا ہے، یا کہ ان کی خیر خواہی کر رہا ہے ؟

جواب:

میرا یہ اعتقاد ہے کہ ہم سب کا جواب یہی ہوگا کہ وہ شخص اپنی رعایا کا خیر خواہ نہیں، بلکہ خیانت کر رہا ہے، کیونکہ یہ درج ذیل فرمان باری تعالی کے منافی ہے:

فرمان باری تعالی ہے:

اے ایمان والو! اپنے آپ اور اپنے اہل و عیال کو جہنم کی آگ سے بچاؤ .

کیونکہ اس طرح کے امور کا مشاہدہ کرنا جن کے متعلق ہم سنتے ہیں، یہ اخلاق بگڑنے کا باعث ہیں، اور جب اخلاق بگڑ جائیں، اور غیر اخلاقی حرکات ہونے لگیں، تو دین اور عقیدہ بھی خراب ہو جاتا ہے، اس لیے کہ امتوں کے اخلاق ہی باقی رہتے ہیں.

اور جب ایسا ہی ہے تو جب وہ شخص مرے اور اس کے گھر میں ڈش لگی ہوئی ہو تو رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے فرمان کے مطابق وہ اپنی رعایا کی خیانت کرتے ہوئے مرا، جو اللہ تعالی نے اس کے ماتحت کی تھی.

تو پھر اس سے نکلنے کی ایک ہی راہ ہے کہ وہ اپنے گھر سے اس ڈش کو مکمل طور پر نکال باہر کرے، اور ہم پچھلے خطبہ میں یہ بیان کر چکے ہیں کہ ڈش فروخت کرنی جائز نہیں، کیونکہ جب وہ فروخت کی جائیگی تو یہ پھر اللہ کی نافرمانی میں استعمال کی جائیگی، تو اس طرح یہ اللہ کی معصیت و نافرمانی میں معاونت ہوگی.

اور اس وقت پھر بندے کے لیے اس سے بری الذمہ ہونے کے لیے بہتر یہی ہے کہ وہ ڈش کو توڑ دے، اللہ تعالی اسے ا س کا نعم البدل عطا فرمائیگا، کیا آپ دیکھتے نہیں کہ اللہ کے نبی داود علیہ السلام کے سامنے شام کے وقت تیز رو خاصے گھوڑے پیش کیے گئے، تو وہ انہیں دیکھ کر اللہ کے ذکر سے غافل ہوگئے، حتی کہ سورج غروب ہو گیا، چنانچہ انہوں نے انہیں واپس بلایا اور ا نکی گردنوں اور ٹانگوں پر مارنے لگے، یہ اس لیے کیا کہ اس نے انہیں اللہ کے ذکر سے دور کر دیا تھا، تو انہوں نے اس خوف سے انہیں ضائع کر دیا کہ کہیں وہ دوبارہ انہیں اللہ کے ذکر سے غافل نہ کر دیں.

پھر یہ بھی کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو ایک اچھی قسم کی چادر ہدیہ میں دی گئی تو آپ نے اسے زیب تن کیا، اور نماز کے دوران ایک بار اس کی جانب دیکھا، اور جب سلام پھیرا تو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم فرمانے لگے:

" میری یہ چادر ابو جہم کے پاس لے جاؤ، اور مجھے انجبانیۃ قسم کی چادر لا کر دو "

کیونکہ ابو جہم نے انہیں بطور ہدیہ دی تھی، تو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اسے واپس نہیں کیا کہ کہیں ا سکا دل ہی نہ ٹوٹ جائے، اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نےاس کی علت بیان کرتے ہوئے فرمایا:

" اس نے مجھے میری نماز سے غافل کر دیا تھا "

تو یہ اس کی دلیل ہے کہ اگر انسان اپنے مال میں سے کوئی ایسی چیز دیکھے جو اسے اللہ کے ذکر سے دور کر رہی ہے، یا پھر وہ اسے اللہ کی نافرمانی کی طرف لےجائیگی، تو اس کے لیے بہتر یہی ہے کہ وہ چیز اپنے سے دور کردے، وہ اس طرح کہ اسے اپنی ملکیت سے مکمل طور پر باہر نکال دے.

میں پھر اس بات کی طرف آ کر کہتا ہوں کہ:

بعض لوگوں نے ڈش کے متعلق میری سابقہ کلام سے یہ سمجھا ہے کہ جو شخص فوت ہوا اور اس کے گھر میں ڈش ہوئی تو وہ جہنمی ہے، لیکن یہ سمجھ غلط ہے صحیح نہیں، کیونکہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے تو صرف یہ فرمایا ہے:

" اللہ تعالی نے اس پر جنت حرام کر دی ہے"

اور یہ وعید کی ان نصوص میں شامل ہوتی ہے جو کسی بھی انسان کو معصیت کرنے پر کتاب و سنت میں سنائی گئی ہے، تو اگر اس کے دل میں ایمان ہو گا تو وہ ابدی جہنمی نہیں، کیونکہ اللہ سبحانہ و تعالی کا فرمان ہے:

یقینا اللہ تعالی اپنے ساتھ شرک کرنے کو نہیں بخشتا، اور اس کے علاوہ جسے چاہے بخش دیتا ہے "

مجھے بہت خوشی ہوئی ہے کہ کچھ لوگوں نے پچھلا خطبہ جمعہ سنا اور اللہ تعالی نے انہیں توفیق بخشی اور انہوں گھر جا کر ڈش توڑ دی حتی کہ اسے بالکل ہی ضائع کر دیا، یہ شخص اپنے دل میں اس کی لذت محسوس کریگا، کیونکہ یہ چیز کامل ایمان میں سے ہے، اور جب ایك عورت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئی تو اس کے ہاتھ میں دو سونے کے موٹے کنگن تھے، نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اسے کہا:

" کیا تم اس کی زکاۃ ادا کرتی ہو ؟

تو اس نے جواب نفی میں دیا، چنانچہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم فرمانے لگے:

کیا تجھے یہ اچھا لگتا ہے کہ اللہ تعالی تمہیں اس کے بدلے آگ کے دو کنگن پہنائے ؟

چنانچہ اس عورت نے وہ کنگن اتار کر پھینك دیےاور کہنے لگی: یہ دونوں اللہ اوراس کے رسول کے لیے "

اور جب نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ایك شخص کے ہاتھ میں سونے کی انگوٹھی دیکھی تو فرمایا:

" تم میں کوئی ایك آگ کا انگارہ اٹھا کر اپنے ہاتھ میں رکھ لیتا ہے، یا فرمایا: اپنی انگلی میں ڈال لیتا ہے، پھر نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے وہ انگھوٹی پکڑ کر پھینك دی "

جب نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم وہاں سے چلے گئے تو اس شخص کو کہا گیا اپنی انگوٹھی پکڑ کراس سے فائدہ اٹھاؤ، تو وہ کہنے لگا: اللہ کی قسم میں اس انگوٹھی کو ہاتھ بھی نہیں لگاؤنگا جسے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے پھینکا ہے.

میرے بھائیو! ذرا غور تو کریں کہ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کا کیا حال تھا، اور وہ کس طرح اللہ تعالی اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے منع کردہ کام کو چھوڑنے میں جلدی کرتے تھے؟

اسی لیے تو وہ امت میں کامل ایمان کے مالك تھے، اور سب سے بہتر دور والے، جیسا کہ اس کے متعلق نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان بھی ہے:

سب سے بہتر دور میرا ہے، اور پھر ان کے بعد والے، اور پھر ان کے بعد والے "

میں پھر تکرار کے ساتھ کہتا ہوں کہ جو شخص یہ آلہ اپنے گھر میں لاتا ہے اس کے ضائع ہونے کا خدشہ ہے کہ وہ اخلاق تباہ کرنےوالی چیز اپنے گھر لے آیا ہے، اور ایسی چیز کو کر رہا ہے جو مسلمان شخص کے شایان شان اور لائق نہیں.

میں کہتا ہوں: اس عقل کا کمال یعنی کامل عقل ہونا یہی ہے کہ وہ اس ڈش کو توڑ کر ضائع کر دے، تا کہ ا س کا گھر ان حرام کاموں سے بچ سکے، حتی کہ جب وہ مرے تو اپنے اہل و عیال کی خیر خواہی اور نصیحت کرنے والا ہو.

اللہ تعالی مجھے اور آپ کو امانت کی ادائیگی کی توفیق نصیب فرمائے، اے اللہ ہمیں امانت ادا کرنے کی توفیق عطا فرما، اور وہ کام کرنے کی توفیق دے جس سے تو راضی ہوتا ہے، اے رب العالمین.

اے اللہ ہماری اصلاح فرما، اور ہمارے لیے بھی اصلاح فرما، اور ہمارے ساتھ اصلاح فرما، اے رب العالمین. انتہی.

ماخوذ از: شیخ ابن عثیمین کی ویب سائٹ:

http://www.ibnothaimeen.com/all/khotab/article_139.shtml

اس آلہ یعنی ڈش کے حکم اور اس کے خطرات کے بیان کے لیے اتنی ہی کلام کافی ہے.

اللہ تعالی سے ہماری دعا ہے کہ وہ مسلمانوں کو ظاہری اور باطنی سب فتنوں سے محفوظ رکھے.

واللہ اعلم .